## صبین کے لیے

ہر ایک جھونکے کو سونگھتا ہوں
کہ اِس میں شاید مہک تمھاری بھی آ رہی ہو،
ہر ایک لہجہ، ہر ایک چہرہ، ٹٹولتا ہوں
کہ تم کو پاؤں،
ہر ایک پتھر کو چومتا ہوں
کہ اِس کو شاید چھُوا ہو تم نے،
ہر ایک آہٹ پہ دیکھتا ہوں کہ معجزہ کوئی ہو گیا ہو،

تمھارے لہجے سے ملتے جُلتے بھی چند لہجے سُنے ہیں میں نے،
تمھارے چہرے سے ملتے جُلتے بھی چند چہرے قریب تو ہیں،
میں چاہتا ہوں
کہ اُن سے کچھ جھلکیاں تمھاری کشید کر کر کے
بت بنا لوں،
خلا سے میں گڑگڑا کے کہہ دوں
کہ روح بھر دے!

میں سوچتا ہوں
کہ یوں جو تخلیق ہو بھی جائے
تو تم نہ ہو گی،

تمھارا لہجہ تمھاری باتوں کا صرف چھوٹا سا ایک جُز تھا،
تمھارا چہرہ تمھاری ہستی کا ایک حِصّہ تھا، کُل نہیں تھا،
وہ تم نہ ہو گی،

کہاں وہ پاؤں گا مسکراہٹ،
کہاں وہ اُلفت،
کہاں وہ ہمّت،
وہ تم نہ ہو گی،

میں جانتا ہوں
کہ کتنی بیکار ہیں یہ باتیں،
میں جانتا ہوں
یہ شاعری ہے،
کہاں سے اِس وہم کو میں چاہوں تو سچ بناؤں،

میں جانتا ہوں
ازل سے ہے گر کوئی حقیقت
تو موت ہی ہے!

---

۲۰ جون ۲۰۱۵ کی صبح ۔ ساڑھے چھ بجے

اُس کی اکتالیسویں سالگرہ ۔ قبرستان سے واپسی پر